بنام
شیخ الحدیث
مولانا
عبدالرؤف
صاحب
ترناب
تحصیل چارسدہ

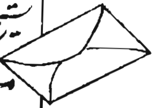

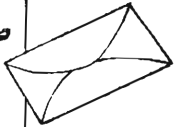

شیخ الاسلام مولانا حسین احمد مدنیؒ کے غیر مطبوعہ خطوط

محترم المقام زید مجدکم ، السلام علیکم ورحمۃ اللہ

والا نامہ باعث عزت افزائی ہوا، یاد آوری کا شکریہ ادا کرتا ہوں، آپ بعد نماز عشاء ۱۷ مرتبہ سورت الم نشرح اور اوّل آخر تین تین مرتبہ درود شریف پڑھ کر سینہ پر دم کر لیا کریں۔ اور سوتے وقت چاروں قل پڑھ کر ہاتھوں پر دم کر کے تمام بدن پر دونوں ہاتھ پھیر لیا کریں۔ اور اس کے بعد کسی سے بات نہ کریں۔ مولوی ایوب صاحب میرے ساتھ نہیں ہیں وطن میں مولوی یوسف صاحب کے پاس ہیں ——— دعوات صالحہ اور کار لائقہ سے فراموش نہ فرمائیں۔ جملہ واقفین حضرات پرسان حال کی خدمت میں سلام مسنون عرض کر دیں ۲۷ر رمضان۔

(نوٹ :۔ لفافہ پر دسمبر ۴۵ء کی مہر ہے)

محترم المقام زید مجدکم۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ'۔

مزاج مبارک ۔ والانامہ مورخہ ۱۲ر جمادی اوّل باعث سرفرازی ہوا، یاد آوری کا شکر گذار ہوں بعض اوامر کے امتثال کا قصد ہے۔ یعنی ۲۵ر فروری کی شب میں کوسمبہ ڈیرہ دون بمبئی ایکسپریس سے انشاءاللہ پہنچوں گا۔ کوسمبہ سورت راندیر، ڈابھیل ایک ایک دن قیام کر کے ۲۸ر فروری کی صبح کو بمبئی پہنچوں گا۔ اور وہاں دو دن قیام کر کے یکم کی شام یا دوم کی صبح کو دیوبند واپس ہو جاؤں گا۔ زیادہ کہیں جانے کی وسعت نہیں ہے۔ اگرچہ مطالبہ پندرہ بیس جگہوں سے ہے۔ واقفین پرسان حال کی خدمت عالیہ میں سلام مسنون عرض کر دیں۔ دعوات صالحہ سے فراموش نہ فرمائیں۔ والسلام

۲۴ر جمادی الاوّل ۶۲ھ

محترم المقام زید مجدکم،

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ، مزاج شریف۔ والانامہ باعث سرفرازی ہوا۔ خیر و عافیت سے آپکی واپسی موجب مسرت ہوئی۔ صوبہ سرحد کیلئے طلبہ کا وفد اب جاچکا ہے۔ الخیر فیما وقع۔ مولانا نافع گلؒ صاحب رئیس الوفد ہیں ہی۔ جو مناسب ہو کریں۔ آپ کے حسب ارشاد دعا کرتا ہوں۔ مشرقیؒ کے فتنہ الحاد و دہریت کیلئے امرتسر سے مولانا بہاؤ الدینؒ صاحب قاسمی کے رسائل بہت مفید ہیں۔ ان کو سرحد میں بھجوائیے۔

دعوات صالحہ سے اس روسیاہ ننگ اسلاف کو فراموش نہ فرمائیں۔ واقفین پرسان حال سے سلام مسنون کہہ دیجئے۔ والسلام۔ مولانا محمد جلیل صاحبؒ سلام مسنون فرماتے ہیں۔ قاری صاحبؒ صاحب اس سال ساتھ نہیں ہیں۔ موزہ بحمداللہ اچھا نکلا، ان دنوں اسکو استعمال کر رہا ہوں۔ اللہ تعالیٰ آپکو جزائے خیر عطا فرمائے۔

(۱۲ر رمضان المبارک ۱۳۵۶ھ)

محترم المقام زید مجدکم،

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ، مزاج شریف۔ آپکا والانامہ باعث سرفرازی ہوا۔ بحمداللہ میں بالکل خیر و عافیت سے ہوں۔ صرف راستہ میں لکھنؤ میں کچھ معمولی سی شکایت درد گردہ کی محسوس ہوئی تھی، جو کہ درجہ ضبط سے بڑھی ہوئی نہ تھی۔ پھر آج تک نہیں ہوئی، دوائیں استعمال کر رہا ہوں۔

طبیعت کو پریشان رکھنا نہ چاہیئے، بالخصوص ذکر و مراقبہ میں تو ہرگز کمی نہیں ہونی چاہئے۔ قبض و بسط بھی طاری ہوتے رہتے ہیں۔ اور معاصی کی شامت بھی اپنا رنگ دکھاتی رہتی ہے۔ بہرحال استغفار کی کثرت رکھئے۔ اللہ تعالیٰ اپنا فضل کریگا۔ مولانا جلیل صاحب بخیریت ہیں، سلام مسنون عرض کرتے ہیں۔ قاری صاحب اپنے مکان ہی پر بیماری کی وجہ سے رہ گئے تھے، اسعد بخیریت ہے۔ وہاں سب حضرات سے سلام مسنون عرض کردیں۔

والسلام۔ ۳۰ر رمضان المبارک ۱۳۵۵ھ

۱۹۳۶ء

۱۔ مولانا عبدالحق نافع گل مرحوم برادر مولانا عزیر گل اسیر مالٹا۔

۲۔ محمد عنایت اللہ خان مشرقی۔

۳۔ مولانا بہاء الحق قاسمی مراد ہیں۔

۴۔ استاذ دارالعلوم دیوبند

۵۔ مولانا کے خادم خاص اور پرائیویٹ سیکرٹری قاری اصغر علی صاحب مرحوم۔ (سمیع الحق)

محترم المقام زید مجدکم ، السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ'

مزاج مبارک۔ والانامہ مورخہ ۳ر شوال باعثِ سرفرازی ہوا۔ مطلع سخت ابر آلود ہونے کی وجہ سے یہاں عید سہ شنبہ کی ہوئی، بعض دوسرے مقامات میں دوشنبہ کی ہوئی۔ میرے پَیر پر ورم نہیں تھا، بلکہ گھٹنے میں تکلیف تھی، اس کا علاج کیا گیا قدرے افاقہ ہو گیا ہے۔ مگر گھٹنوں میں جو ضعف شدید پیدا ہو گیا ہے جسکی وجہ سے زیادہ کھڑا رہنا اور رکوع سے سجدہ میں جانا اور سجدہ سے اٹھ کھڑا ہونا بغیر دونوں ہاتھوں کے ٹیکنے کے ناممکن ہو گیا ہے۔ وہ باقی ہے۔ پیری وصد عیب چنیں گفتہ اند۔ اور ہر طرح سے بخیر وعافیت ہوں۔ میں آج شب میں یعنی ۲۶ر جولائی کی شب میں مع متعلقین دیوبند کو روانہ ہو رہا ہوں۔ انشاء اللہ ۲۸ر جولائی کو دیوبند پہنچ جاؤں گا۔ اگر ممکن ہو تو تین پونڈ چائے سبز اعلیٰ درجہ کی ہمراہ لیتے آئیے بشرطیکہ سب کی قیمت لینی ہوگی۔ چائے ٹین کے ڈبہ میں بند ہونی چاہیے تاکہ برسات کی ہواؤں کا اثر نہ پہنچے۔ مولانا رجب خان صاحب اور مولانا محمد صاحب پانڈور سملکی بخیریت اور ساتھ ہیں، سلام مسنون عرض کرتے ہیں۔ پشاور اور اطراف کے واقفین پرسان حال حضرات کی خدمت میں سلام مسنون عرض کر دیں۔ والدہ صاحبہ دام مجدہا اور اہلیہ محترمہ سے بھی سلام مسنون اور استدعاء دعوات صالحہ عرض کر دیں مولانا عزیز گل صاحب اور مولانا نافع گل صاحب سے اگر ملاقات ہو تو ان سے بھی سلام مسنون عرض کر دیں۔ والسلام قاری اصغر علی صاحب سلام مسنون عرض کرتے ہیں۔ (مورخہ ۸ر شوال ۱۳۶۹ھ)

★

الی ماطماعیۃ العاذل ولارأی فی الحب للعاقل

محترم المقام زید مجدکم۔

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ'۔ والانامہ مورخہ ۷ر محرم باعث سرفرازی ہوا تھا۔ مختلف اسباب وموانع کی وجہ سے عدیم الفرصتی نے آپکو اور مولانا محمد یوسف[1] صاحب کو عریضہ لکھنے میں قاصر رکھا۔ اس درمیان میں مولانا محمد یوسف صاحب کا والانامہ باعث سرفرازی ہوا، انہوں نے اپنے والدین ماجدین کا عذر دربارہ رجوع پاکستان ذکر کیا۔ نیز یہاں سے پرمٹ کی مشکلات بھی دکھلائیں۔ یہ دونوں چیزیں غیر اختیاری ہیں۔ ادھر والدین کی اطاعت کی فرضیت بھی قابل انکار نہیں ہے۔ اس وجہ سے میں نے لکھدیا ہے۔ کہ ان احوال میں آپکو روکا نہیں جا سکتا۔ وہ خود ہم سے زیادہ صاحب علم وفکر ہیں۔ وہ اپنے فیصلہ پر خود غور فرما سکتے ہیں۔ وہ اندازہ فرما سکتے ہیں کہ انکے یہاں سے جانے میں اسلام اور مسلمانوں کا زیادہ نقصان ہے یا یہاں رہنے میں۔ آپ حضرات وہاں موجود ہیں

---

[1] مولانا محمد یوسف بنوری قدس سرہ مراد ہیں۔ غالباً ڈابھیل سے پاکستان نقل مکانی کے سلسلہ میں یہ ارشاد ہے۔ (سمیع الحق)

ان کو سمجھائیے۔ مگر میں ان کی تحریر پر کوئی دوسری رائے کیونکر دے سکتا تھا۔ میرے محترم! اگر وہ میزانیہ غور و فکر میں ترجیح وہاں جانے ہی کو دیتے ہیں تو پھر ان کو روکنا غلط ہے۔ وہ وہاں گجرات وغیرہ کے احوال کے مشاہدہ کرنیوالے ہیں۔ اور ممکن ہے کہ وہاں جاکر ماحول وغیرہ کو دیکھ کر اپنے فیصلہ سے رجوع فرمائیں۔ بنابریں میں یہ عرض کروں گا کہ آپ میری طرف سے انکی خدمت میں بعد سلام مسنون عرض کردیں کہ وہ اس وقت جامعہ ڈابھیل سے عارضی طور پر اختتام سال تک کی رخصت لیں اور وہاں جاکر احوال پر غائرانہ نظر ڈالیں اگر دین وملّت اسلامیہ کے لئے وہاں ہی ٹھہرنا انسب اور ارجح معلوم ہو تو مستقل قیام فرمائیں ورنہ پھر یہاں واپس آجائیں۔ اور اگر بالفرض وہاں ہی ان کا قیام ہوجائے تو آپ حضرات کو وہ جگہ جہاں پر وہ آج جلوہ افروز ہیں سنبھالنا چاہئے۔ اللہ تعالیٰ تنکے سے وہ کام لے لیتا ہے جو کہ پہاڑ انجام دیتے تھے۔ یہ خیال کہ ہم اس جگہ کو سنبھال نہیں سکتے ہیں۔ غلط ہے۔ مجھ ہی کو دیکھئے میں کب اس قابل تھا کہ حضرت شیخ الہند اور حضرت شاہ صاحب قدس اللہ اسرارہما کی جگہ کو سنبھال سکوں۔ مگر اس پروردگار فعال مایشاء نے مجھ جیسے ناقابل و ناکارہ کو ان بزرگوں جبال علم وعمل کی جگہ پر کام کرنے والا بنا دیا وہ کام لے رہا ہے اور کام چل رہا ہے ۔

تو مگو مارا بدان شہ بار نیست بر کریمان کارہا دشوار نیست

ہمت بلند کیجئے اور اس کریم کارساز کی قدرت اور عنایت پر اعتماد کرکے اسکی توجہ کو نصب العین بنائیے، وہ بفضلہ ومنہ دستگیری فرمائیگا۔ اور ہر مشکل کو آسان کر دے گا۔ انکی اور دیگر مدرسین کرام کی خدمت عالیہ میں سلام مسنون اور استدعاء دعوات صالحہ عرض کردیں۔ اس ناکارہ ننگ اسلاف کو دعوات صالحہ سے فراموش نہ فرمائیں۔ والسلام مولانا محمد جلیل صاحب و قاری اصغر علی صاحب بخیر و عافیت ہیں۔ سلام مسنون عرض کرتے ہیں۔ (۳۰ ربیع الاول ۱۳۷۰ھ)

۱۹۲۹ء

★

مندرجہ ذیل تحریر احقر عبدالرؤف کی ہے۔ اس میں الفاظ مخطوط حضرت مدنی رحمہ اللہ کے تحریر کردہ ہیں۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم - لا الہ الا اللہ دو سو مرتبہ اسطرح پر کہ لا کو دل سے جو کہ بائیں جانب ہے لیکر گردن دایاں مونڈھے تک لائیں اور اِلٰہ پر سانس چھوڑ دے اور پھر لوٹ کر الا اللہ کی ضرب کو قلب پر ختم کردے اور بغیر گردن پھرانے کے صرف الا اللہ کو چار سو مرتبہ اور یہ قلب ہی پر ہو اور اسی طرح اللہٗ اللہ کو چھ سو مرتبہ اور یہ بھی قلب ہی پر ہو۔ اور اسی طرح ایک سو مرتبہ اللہ صرف اور یہ بھی قلب ہی پر ہو، مجموعہ تعداد تیرہ سو ہوجاتا ہے۔ یہ سب کچھ ایک مجلس میں قبلہ رو باوضو ہو۔ جس وقت بھی ہو مگر آخری رات میں زیادہ بہتر ہے۔

مندرجہ ذیل سطور حضرت مدنی رحمہ اللہ کی تحریر کردہ ہیں۔

شروع ذکر کرنے سے پہلے درود شریف ۳ مرتبہ سورہ فاتحہ ۳ مرتبہ سورہ اخلاص ۱۲ مرتبہ درود شریف ۳ مرتبہ پڑھکر دعا کریں۔ اللھم بلغ ثوابہ الی مشائخی الطریقہ وبحرمتھم طھر قلبی عما سواک ونورہ بانوار معرفتک وعشقک یا اکرم الاکرمین

■■